مطالعۂ عیسائیت

ردِّ عیسائیت پر لکھی گئی اُردو زبان میں پہلی کتاب

کتاب الاستفسار

تالیف

مناظرِ اسلام حضرت مولانا سیّد آلِ حسن مُہانی (م ۱۲۸۷ھ)

مع مُقدّمہ

مناظرِ اسلام ڈاکٹر خالد محمود

ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی، مانچسٹر

دارُالمعارِف

الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

نام کتاب ——— کتاب الاستفسار

مصنف ——— حضرت مولانا آل حسن مہانی

مقدمہ ——— علامہ خالد محمود صاحب

کتابت ——— حنیف الحق صدیقی

صفحات ——— ۵۹۶

ناشر ——— دارالمعارف لاہور

تعداد ——— گیارہ سو

قیمت اعلیٰ مجلد ——— ۱۵۰ روپے

ممالک یورپ ——— ۱۰ پونڈ

ملنے کے پتے

دفتر دارالمعارف ۱/۲ دیو سماج روڈ سنت نگر لاہور

جامعہ ملیہ اسلامیہ لاہور توحید پارک نزد امامیہ کالونی لاہور

Address in England:
19 Charlton Terrace Off Upper Brook Street
Manchester- U.K.

پتہ انگلینڈ میں، اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر

لکھا ہے کہ یحییٰ نبی سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور انجیل چہارم کے بارہویں باب کے ورس ۳۷ سی و ہفتم میں لکھا ہے کہ اگرچہ عیسیٰ نے بہت معجزے دکھلائے پر وہ ایمان نہیں لائے۔ اسی طرح ہمارے پیغمبر خدا پر جو اس زمانے کے لوگ سب کے سب ایمان نہ لائے تو اس سے معجزات کی نفی نہیں لازم آتی۔

سولہواں استفسار

اکثر لوگوں کے رسالوں میں حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت یہ اعتراض لکھا دیکھا ہے کہ حضرت کا ذکر اگلے انبیاؤں نے نہیں کیا۔ سو پہلے میں پوچھتا ہوں کہ حضرت موسےٰ کا ذکر کس کتاب میں ہے جو اُن سے پہلے کی ہو۔ آپ ہی لوگوں کے اظہار سے ثابت ہے کہ موسےٰ سے پہلے کی کوئی کتاب دُنیا میں نہیں ہے۔ پھر یہ کہتا ہوں کہ دوسرے نبی کی نبوت کے ثبوت کے لیے پہلے نبی کا کہہ جانا کس برہان عقلی کی رو سے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی اس کی ضرورت کی دلیل ہو تو بیان کیجیے۔ بلکہ برہان تطبیق اس امکان کو باطل ٹھہراتی ہے۔ اس لیے کہ اس میں تسلسل لازم آتا ہے۔ بعد اس کے میں کہتا ہوں کہ پہلے نبی کو دوسرے نبی کی خبر دینا کس طرح سے چاہیے۔ آیا اس طرح کہ تمام خصوصیات دوسرے نبی کی بیان کرے جس طرح قبالجات وغیرہ اور چہرہ نویسی میں لوگوں کے لکھا جاتا ہے یا اس طرح کہ فہمیدہ آدمی اپنی الف اور عادت سے کنارے ہو کر جب غور کرے تو مطابق پاوے۔ پس اگر پہلی طرح کا خبر دینا مراد ہے تو ہمارا سوال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ وغیرہ انبیاء کے لیے ایسی خبریں اگر کہیں سے نکلتی ہوں تو ہمیں بتا دیجیے۔ اور اگر دوسری طرح کی خبر مراد ہے تو ہم سے لیجیے۔ مگر ان خبروں کے ذکر کرنے سے پہلے دو مطلبوں کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

پہلا مطلب اس بات کے بیان میں کہ ناموں کا ترجمہ کر ڈالنا اور اکثر جگہ کلمے بطور ترجمے یا تفسیر کے لاحق کر دینا اہل کتاب کی عادات سے ہے۔ از انجملہ کتاب پیدائش باب دوم ورس ۲۳ نسخہ ۱۸۱۱ء تسمی امراءۃ لانہا من امرء اخذت۔ نسخہ ۱۸۲۵ء یہ اِشاہ یعنی عورت کہلائے گی کیونکہ اِیش یعنی مرد سے نکلی ہے۔ دیکھو اِیش اور اِشاہ شاید عبری میں مرد اور عورت کو کہتے ہیں۔ پس ترجمے میں چاہیے تھا کہ صرف اس کا ترجمہ کرتے یا صرف اصل کو نقل کرتے نہ کہ اس لفظ کو نقل کیا اور اس کے ساتھ اس کی تفسیر اپنی طرف

سے کتاب میں بڑھادی۔ اور باب ۱۶ ورس ۱۴ ۱۸۲۵ء لذلک دعت اسم البئر بیر الحی الناظری
۱۸۲۵ء اس واسطے اس کنویں کا نام بیرحی ناظری یعنی میرے دیکھنے والے زندے کا کنواں رکھا۔ اس جگہ
دوطرح کی تبدیلی ہوئی۔ ایک یہ کہ کنویں کا نام جو عبرانی میں تھا اسے عربی کیا وہ بھی غلط۔ دوسرے یہ کہ
اس کے ساتھ اس کا ترجمہ خدا کی کتاب میں مخلوط کردیا۔ اور باب ۲۲ ورس ۱۴ ۱۸۱۱ء سمی ابراھیم
اسم ذلک الموضع مکان یرحم اللہ زائرہ۔ ۱۸۲۵ء ابراہیم نے اس مقام کا نام یہواہ یری رکھا۔ دیکھو
نام کی تبدیلی اور اس کا ترجمہ اور باب ۳۱ اور ورس ۲۰ ۱۶۲۵ء فکتم یعقوب امرہ عن حمیہ۔
۱۸۲۵ء یعقوب نے ارمنی لابان سے دغا کی۔ حضرت یعقوب کے خسر کا نام لابان تھا۔ ۱۶۲۵ء والے نے
خسر کو حم کرکے ترجمہ کیا۔ حالانکہ حم کہتے ہیں عورت کے رشتہ دار کو جو خاوند کی طرف سے ہو جیسے دیور اور
جیٹھ اور اس کے ساتھ اس نام کو بالکل اڑا بھی دیا۔ اور باب ۴۹ ورس دہم ۱۸۲۵ء یہودا سے ریاست
کی جریب جدا نہ ہوگی اور نہ حاکم اس کی نسل سے جائے گا جب تک کہ شیلا نہ آوے اور قومیں اس کے
پاس جمع ہوں۔ ۱۶۲۵ء فلا یزول القضیب من یہودا والمدبر من حتی یجی الذی لہ الکل
وایاہ تنتظر الامم۔ یعنی یہودا سے جریب نہ جائے گی اور نہ حاکم اس کے ران کا یہاں تک کہ
آوے وہ شخص جس کے واسطے سب کچھ ہے اور قومیں اس کی انتظار کریں گی۔ ۱۸۱۱ء فلا یزول
القضیب من یہودا والرسم من تحت امرہ الی ان یجی الذی ہو لہ والیہ یجتمع
الشعوب۔ یعنی جریب یہودا سے جدا نہ ہوگی اور نہ حکومت مرسومہ اس سے باہر ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ
شخص جس کے واسطے وہ حکومت ہے آوے اور قومیں اس کے پاس جمع ہوں۔ دیکھو یہ حضرت یعقوب
کی پیشین گوئی ہے اپنے ایک بیٹے کے حق میں جس کا نام یہودا ہے۔ اس کی حکومت مرسومہ کے زوال
کا وقت ایک شخص موعود کے آنے کے وقت کو کہا جس کا نام شاید شیلا بتایا۔ دیکھو کیسا ترجمہ کیا اور
اس میں اختلاف بھی کیا اور شیلا کا نام کیسا گھٹا بڑھا دیا اور اس کی دوسری صفت یعنی یجتمع الیہ
الشعوب کو ایاہ تنتظر الامم سے بدل ڈالا۔

اور کتاب خروج باب سوم ورس چہاردہم ۱۸۲۵ء فقال اللہ لموسی اھیہ اشراھیہ ۱۸۱۱ء
قال لہ الازلی الذی لایزال ۱۸۲۵ء خدا نے موسیٰ سے کہا کہ میں وہ ہوں جو ہوں۔ اھیہ اشراھیہ
شاید اسم ذات ہے اس کا ترجمہ کیا اور ترجمے میں اختلاف بھی کیا۔ اور باب ہشتم ورس ۱۱ ۱۶۲۵ء